

۲۔ زیادہ لطیف پہلو یہ ہے کہ شاعر نے درجہ کمال حاصل کر لینے کے باوجود عجز و انکسار سے ان جوہروں کی نفی کر دی، جو آسمان کی دشمنی کا باعث مانے جاتے ہیں اور یہ بھی اس کے کمال کی دلیل ہے۔

نیز اس امر کی دلیل ہے کہ درجہ کمال حاصل کر لینے کے باوجود اس پر مطمئن نہیں۔ ارتقاء کی تشنگی موجود ہے۔ جو کچھ حاصل کر چکا ہے، اسے مٹائے کمال نہیں سمجھتا، بلکہ مزید رفعت کا طلب گار ہے۔



۱۔ لغات۔ سرمہ مفت نظر:

وہ سرمہ جو مفت دے دیا جائے اور کوئی قیمت وصول نہ کی جائے۔

شرح :- میں وہ سرمہ ہوں

جو مفت سب میں بٹتا ہوں اور

اس کی قیمت کوئی نہیں۔ میری

قیمت صرف اتنی ہے کہ جو بھی

سرمہ مفت نظر ہو، مری قیمت یہ ہے

کہ رہے چشم خریدار پہ احساں میرا

رخصتِ نالہ مجھے دے کہ مبادا ظالم

تیرے چہرے سے ہو ظاہر غم نہاں میرا

یہ سرمہ استعمال کرے، اس کی آنکھ پر میرا احسان رہ جائے۔

مطلب یہ ہے کہ زرد جو اہر کی شکل میں میرے کلام کی کوئی قیمت نہیں۔ میں

یہ کحل الجواہر مفت لوگوں میں بانٹ رہا ہوں اور صرف اتنا چاہتا ہوں کہ اس فیض

عام سے سب فائدہ اٹھائیں۔

۲۔ شرح :- اے ظالم محبوب! مجھے رونے دھونے اور آہ و فغاں کرنے

کی اجازت دے دے۔ اندیشہ ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ جو غم میرے دل میں چھپا

ہوا ہے، اگر زرد دھو کر اسے بہکا کر لینے کی رخصت نہ ملی تو مجھ پر ایسی حالت طاری

ہو جائے گی، جسے دیکھ کر لوگوں میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں گی اور سب کہیں گے کہ

یہ شخص فلاں، روز لفتہ ہے، اسی وجہ سے اس کی یہ حالت ہو گئی ہے۔ اس طرح تیری